ایک نو مسلمہ لڑکی کے نکاح کا اعلان

(فرمودہ ۲۶ جون ۱۹۵۱ء)

چوہدری شکر الٰہی صاحب اور میاں عبدالحئی صاحب کا نکاح بشریٰ سعید صاحبہ اور امۃ العزیز صاحبہ بنت ڈاکٹر بدرالدین احمد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۱ء کو دس بجے صبح اپنے دفتر میں پڑھا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

یہ دو نکاح جن کے اعلان کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں دونوں ہی مبلغین کے نکاح ہیں۔ میری صحت اس بات کی اجازت تو نہیں دیتی کہ تفصیل سے کچھ بیان کروں لیکن یہ نکاح ایسے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ اس موقع پر کچھ کہوں۔

ایک نکاح چوہدری شکر الٰہی صاحب کا سعیدہ بشریٰ صاحبہ کے ساتھ قرار پایا ہے جو پہلی امریکن سفید فام لوگوں میں سے ہیں اس سے پہلے بھی شاید کوئی اور سفید فام امریکن احمدی ہوا ہو لیکن اس لڑکی کو بعض اہمیتیں حاصل ہیں جو ان لوگوں کے علاقوں کو بھی حاصل نہیں جو اسلامی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں یا اسلامی تعلیم سے وابستہ ہیں۔

سعیدہ کے اسلام لانے پر اس کے والدین اس سے خوش نہیں۔ ان کو گزارے کے لئے تو کوئی دقت نہیں تھی کیونکہ یورپ اور امریکہ میں لڑکے لڑکیاں جوان ہوتے ہی اپنا بوجھ خود سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگوں کی طرح نہیں کہ جونک کی طرح ماں باپ کے ساتھ آخری عمر تک چمٹے رہتے ہیں وہاں پر یہ حال ہے کہ جہاں بچہ نیم بالغ ہوا روزی کا

سوال اس کے سامنے آجاتا ہے۔ سو جہاں تک گزارے کا سوال تھا وہ تو ایسا مشکل نہ تھا البتہ چونکہ رہائش وہ اپنے ماں باپ کے پاس رکھتی تھیں اور اب بھی رکھتی ہیں اس لئے مختلف مواقع پر مختلف قسم کی عیب جوئیاں اور طعنے برداشت کرنے پڑے۔

ان کے تعصب کا یہ حال تھا کہ ان کے کسی رشتہ دار کو ذیابیطس کی شکایت تھی اور چوہدری صاحب کو بھی چونکہ یہ شکایت ہے تو سعیدہ نے چوہدری صاحب سے کہا کہ اس ڈاکٹر کے پاس اس عزیز کے بارہ میں سفارش کردیں جو چوہدری صاحب نے قبول کرلی لیکن اس عزیز سے جب اس سفارش کا ذکر کیا گیا تو اس نے کہا کہ وہ ایک مسلمان کی سفارش قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

جس وقت سے وہ مسلمان ہوئی ہیں برابر تبلیغ میں لگی رہتی ہیں ٹریکٹ لکھتی ہیں تقسیم کراتی ہیں غرض ابتداء سے ہی انہوں نے بہت جوش سے کام کیا ہے۔ قریب عرصہ میں انہوں نے وقف بھی کردیا اور یہاں آنے کی تیاری بھی کرلی لیکن میں نے انہیں روک دیا کیونکہ ہمارے پاس عملہ نہیں جو انہیں تربیت دے سکے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک مسلمان عورت کی ایک مسلمان مرد سے ہی شادی ہونی چاہئے اور میں نے انہیں یہ تحریک کی تو انہوں نے قبول کرلیا اور یہ نکاح چوہدری شکر الٰہی صاحب سے قرار پایا۔

دوسرا نکاح میاں عبدالحئی صاحب کا امۃ العزیز صاحبہ بنت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب سے قرار پایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی آمد کا معتدبہ حصہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے ہی صرف ہوتا ہے۔ عبدالحئی صاحب واقف زندگی ہیں اور مبلغ ہیں ان کو بچپن میں ان کے والد نے وقف کیا تھا۔ پہلے ان کو ملایا میں مقرر کیا گیا اور آج کل وہ جزیرہ بالی میں کام کر رہے ہیں۔

(الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۵۱ء صفحہ ۲)